نگاہِ اولین

سکردو میں حالیہ دہشت گردی کی مذمت

مدیر مسئول

مجلّہ التــــراث طباعت کے مرحلے سے گزرنے کی خاطر عازمِ سفر تھا، اتنے میں 8 جنوری 2005ء کو گلگت میں شیعہ مذہبی قائد آغا ضیاء الدین رضوی پر نامعلوم حملہ آوروں کی جانب سے فائرنگ ہوئی، جس کے نتیجے میں دہشت گردی کی لہر اٹھی اور 17 سنیوں کو شہید کیا گیا۔ اگلے روز بلتستان کے دارالحکومت سکردو میں یادگار چوک پر احتجاجی جلسہ منعقد ہوا، جس میں اہل تشیع کے مذہبی وسیاسی قائدین نے اپنے احتجاج کو بالکل پُرامن رکھنے اور قانون کی مکمل پاسداری کی یقین دہانی کرائی اور صبر وتحمل کو ائمہ دین کی تعلیمات قرار دی۔

13 جنوری کو رضوی صاحب کی رحلت کی خبر نشر ہوتے ہی سکردو میں بیک وقت مختلف جگہ منظّم دہشت گردی شروع ہوئی، ایک دہشت گرد گروہ نے مرکز اسلامی سکردو کو گھیر لیا جو سرمائی تعطیلات کی وجہ سے طلباء، اساتذہ اور سٹاف سے خالی تھا۔ دہشت گرد شدید انتہاپسندانہ دھمکیوں اور گالیوں پر مشتمل نعرہ بازی اور بے تحاشا فائرنگ سے اُودھم مچاتے ہوئے آہنی گیٹ توڑ کر اندر گھس آئے اور ڈرا دھمکا کر نمازیوں اور نہتے چوکیداروں کو باہر نکال دیا۔ پھر دفتر مالیات، کمپیوٹر سیکشن، فری ڈسپنسری، مہمان خانوں، مدرسے کی 26 کلاسوں، ادارے کی کوسٹر، ڈاٹسن اور ٹرانسپورٹ ویگن سمیت تمام گیراجوں اور طلباء کے دونوں دومنزلہ ہاسٹلوں کو نذرِ آتش کر دیا۔ بہت سارے قرآن مجید بھی جلا دیے۔ نیز یہاں موجود تین پرائیویٹ گاڑیوں کو بھی جلا دیا۔ نہایت افسوس ناک امر یہ ہے کہ نام نہاد محبان اہل بیت نے جامع مسجد میں بھی توڑ پھوڑ کر کے مسجد کے تقدس کو نقصان پہنچایا۔ لائبریری میں بھی توڑ پھوڑ کی اور دینی کتابوں کی بے حرمتی کی۔ اُوپر مرکز الھدیٰ (جامعہ اسلامیہ انجمن اہل سنت) کی دو منزلہ عمارت اور گاڑی بھی جلا کر رکھ دی۔ داؤد سائنس کالج اور اقــــرأ اکیڈمی بھی جلا دی۔ اور بازار میں سنیوں کے دونمایاں ہوٹلوں، متعدد گاڑیوں اور گیراجوں کو بھی نذر آتش کرنے کے علاوہ دو کانوں میں خوب لوٹ مار کی۔ جزاھم الله جزاء وافیا

قابل توجہ بات یہ ہے کہ **مرکز اسلامی** بریگیڈیر صاحب کی رہائش گاہ{Flage Staf House} سے صرف 100 قدم شمالی جانب اور **مرکز الھدیٰ** 40 قدم جنوب کی طرف واقع ہے۔ بہر حال **اہل سنت** کے دونوں مراکز کے ملیامیٹ ہونے اور نمایاں املاک کے نذرِ آتش ہونے کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ جبکہ اطلاعات کے مطابق گمبہ سکردو میں فوجی

تنصیبات کی حفاظت کے لیے فوج صبح سے گشت کررہی تھی۔

اُدھر خپلو شہر میں بھی دہشت گردوں کے جلوس نے قابل اعتراض نعرہ بازی کی اور کئی سرکاری دفاتر کو خاکستر کرنے کے علاوہ میونسپل لائبریری پر دھاوا بولا، اس میں سے چُن چُن کر قرآن مجید، تفسیر قرآن اور حدیث شریف کی کتابوں کو نذر آتش کردیا۔ اکثر دہشت گردوں کو موقع پر پکڑ لیا گیا، لیکن انتظامیہ نے سرسری کارروائی کے بعد استغفار پڑھوا کر چھوڑ دیا۔

سکردو میں کرفیو کے نفاذ کے ایک دو گھنٹے بعد لوگ گھروں میں محبوس ہو گئے اور ٹیلی فون کے ذریعے ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے رہے۔ البتہ چار دن تک سکردو سے قومی اور بین الاقوامی رابطہ منقطع رکھا گیا۔

ریڈیو پاکستان سکردو تین روز تک ٹیلی فون کے ذریعے علاقے کی اہم شخصیات کا انٹرویو نشر کرتی رہی۔ ان تمام تأثرات کا خلاصہ یہ تھا: (۱) سکردو کے امن وامان کو خراب کرنے کی یہ کارروائی بدترین دہشت گردی ہے۔ (۲) یہ واقعہ سراسر ملک دشمنی ہے۔ (۳) یہ اسلامی تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔ (۴) یہ کارگزاری قرآن، حدیث اور ائمہ اطہار کی تعلیمات کے مخالف ہے۔ (۵) ہمیں اس واقعے کے مظلوموں سے گہری ہمدردی ہے۔ (۶) ہمیں اس دہشت گردانہ واقعے پر نہایت افسوس ہے۔ **(۷) اس واقعے کے ذمہ دار سکردو کے شہری نہیں ہیں۔**

آخری فقرے کے سوا باقی سب بجا، لیکن ان تمام پیغامات میں جو **سلبی پہلو** نمایاں طور پر محسوس ہوا، وہ یہ تھا کہ اہل تشیع کے کسی ایک فرد کو بھی اپنے تأثرات میں یہ جملہ شامل کرنے کی توفیق نہیں ہوئی:

''اس واقعے کے ذمہ دار دہشت گردوں کو فوراً پکڑ کر قرار واقعی سزا دی جائے۔''

بیانات کا یہی **سلبی پہلو** مذکورہ فقرہ نمبر (۷) کی صداقت کو مشکوک کر رہا ہے، کیونکہ اس کے پردے میں بیان دینے والا عالم دین اپنے پیروکاروں کو، سیاسی نمائندہ اپنے ووٹروں کو، دانشور اپنی دانست کے مطابق اپنے حلقہ اثر کو، خواتین خانہ اپنے جگر گوشوں کو اور طالب علم اپنے ہمدرسوں کو تحفظ دینے کی سعی کر رہا تھا۔

21 جنوری کو عید الاضحیٰ کے اجتماعات میں جملہ اہل سنت والجماعت (اہل حدیث واحناف) نے اس المناک سانحے پر گہرے صدمے کا اظہار کرتے ہوئے جو **قراردادیں** پاس کیں، ان کا خلاصہ یہ ہے:

''ہم حکومت پاکستان سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ سکردو اور خپلو میں امن وامان بحال کرنے اور دفاعی اہمیت کی حامل اس سرزمین کو داخلی انتشار وخلفشار سے محفوظ رکھنے اور ملکی سلامتی کو یقینی بنانے کی خاطر مندرجہ ذیل اقدامات کیے جائیں

{1} سرکاری فرائض کی انجام دہی میں غفلت برتنے کی پاداش میں تمام متعلقہ ذمہ دار سرکاری افسروں کو فوراً برطرف کر کے